22029-اہل کتاب کی کتابوں کو دیکھنا اور انٹرنیٹ کے ذریعے ان سے بات چیت کرنے کا حکم ؟

سوال

مجھے ان افکار سے ڈر ہے جو بعض عیسائی انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلا رہے ہیں وہ ایسے لیٹر بھیجتے ہیں جن میں مزین شدہ قصوں کے ساتھ مسلمانوں کو عیسائیت کی دعوت دی جاتی ہے ۔
میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ پتہ چلے کہ ہم اسکندر اعظم کے بارے میں ان کا کیا رد کریں جس کے بارہ میں انکا خیال یہ ہے کہ وہ تینتیس (33) برس کی عمر میں فوت ہو گیا تھا حالانکہ قرآن میں یہ ثابت ہے کہ وہ بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوا تھا ؟ ۔

پسندیدہ جواب

عیسائی جو کچھ انٹرنیٹ یا دوسرے وسائل اعلام کے ذریعے سے پیلا رہے ہیں انکا پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ بات چیت اور مناقشات وغیرہ میں حصہ لینا چاہئے الا یہ کہ کوئی ایسا عالم ہو جو کہ اس کا اہل ہو اور اس کے پاس اس کا علم اور مناظرے اور جدال کے طریقے جانتا ہو اور پھر اس کے پاس دلائل بھی ہوں تو وہ اس میں حصہ لے سکتا ہے لیکن عام آدمی اس میں نہ پڑے ۔

بہت سے اہل علم نے اہل کتاب کی کتابوں کو پڑھنا قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے الا یہ کہ جو علم میں رسوخ حاصل کر چکے ہوں وہ یہ کر سکتے ہیں تاکہ ان کا رد کیا جا سکے ، کیونکہ ہمیں تو اس بات کا حکم ہے کہ ہم نہ تو ان کی وہ اخبار جن کا ہماری شریعت میں کوئی وجود نہیں ملتا اس کی تکذیب کریں اور نہ ہی اس کی تصدیق کریں ۔

اور عامی شخص جسے علم ہی نہیں اس سے بے خوف نہیں ہوا جا سکتا کہ وہ ایسی چیز کی تصدیق کر بیٹھے جو کہ جھوٹی ہو یا پھر اس کی تکذیب کر دے جو کہ سچی اور حق ، اور اس لئے بھی کہ دل کمزور ہوتے ہیں اور شبہ اچک لینے والا ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ شبہ دل میں جا گزیں ہو جائے تو اس کا نکالنا مشکل ہو جائے ۔

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتوی میں ہے جسے ہم بالنص ذیل میں درج کرتے ہیں :

{پہلی سب آسمانی کتابوں میں بہت ساری تحریف اور ان میں کمی اور زیادتی ہو چکی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اس کا ذکر بھی کیا ہے ، تو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان میں کسی بھی کتاب کو یا ان میں کوئی چیز پڑھے الا یہ کہ اگر وہ شخص علم میں رسوخ رکھتا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ان میں جو تحریفات اور آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے اسے بیان کرے تو وہ یہ کر سکتا ہے ۔}.

دیکھیں مستقل فتوی کمیٹی : (311/3) فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (3/311)

تو آپ کے پاس جو بھی عیسائیوں کی طرف سے لیڑ آئے ہیں انہیں جلدی سے تلف کر کے جتنی جلدی ہو سکے ان سے چھٹکارا حاصل کر لیں ۔

اور آپ نے جو سکندر اعظم کا ذکر کیا ہے یہ ایک ایسا شبہ ہے جو کہ عیسائیوں کی کند ذہنی پر دلالت اور جہالت کی علامت ہے ، اور اس کا جواب کئی وجوہ کے ساتھ ہے :

اول :

قرآن کریم میں ذی القرنین (اسکندر) کی عمر کا تذکرہ نہیں اور نہ ہی اس دور کا جس میں گزرا ہے ۔

دوم :

ذوالقرنین جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے یہ وہ مقدونی اور یونانی سکندر نہیں جس نے اسکندریہ کو بنایا تھا اور یہی (33) برس کی عمر میں فوت ہوا ہے جیسا کہ عیسائیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اوراس نے مسیح علیہ السلام کی ولادت سے (323) برس قبل زندگی گزاری ہے ۔

اور جس ذوالقرنین کا تذکرہ قرآن میں ملتا ہے وہ تو ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اوراس نے پیدل حج بھی کیا اور لوگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا وہ نبی ہے یا کہ نیک اور صالح بندہ اور عادل باشاہ لیکن اس میں اتفاق ہے کہ وہ مسلمان اور موحد اور اللہ تعالی کا مطیع اور فرمانبردار تھا ۔

اور صحیح اور صواب بات یہ ہے کہ اس کے معاملہ میں ہمیں توقف اختیار کرنا چاہئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مجھے اس کا علم نہیں کہ اس نے کسی نبی کی پیروی کی یا کہ نہیں ، اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا کہ نہیں)

امام حاکم اور امام بیہقی نے اسے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح الجامع ۔ حدیث نمبر ۔ (5524) میں صحیح کہا ہے ۔

سوم :

اس نیک بندے اور اسکندر مقدونی جو کہ کافر تھا کے درمیان مسلمان علماء کے ہاں فرق معروف ہے ابن کثیر رحمہ اللہ نے بدایہ والنہایہ میں ۔ (1/493) فرمایا ہے کہ :

(قتادہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : اسکندر جو کہ ذوالقرنین ہے اور اس کا والد سب سے پہلا قیصر تھا جو کہ سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سا تھا ۔

اور دوسرا ذوالقرنین جو کہ اسکندر بن فلیپس بن رومی بن الاصقر بن یقزبن العیص بن اسحق بن ابراہیم الخلیل ، حافظ ابن عساکر نے تاریخ ابن عساکر میں اسی طرح نسب بیان کیا ہے المقدونی الیونانی المصری اسکندریہ کا بانی جس کے ایام سے رومی تاریخ کا آغاز کرتے ہیں ۔

اور یہ پہلے سے بہت زمانہ بعد کا ہے اور یہ ۔ 300 ۔ برس قبل مسیح کی بات ہے اور فلسفی ارطاطالیس اس کا وزیر تھا اور یہ وہی ہے جس نے دارا بن دارا کو قتل کیا اور فارسیوں کے باشاہ کو ذلیل ورسوا کیا اور ان کی زمین کو روندھا ۔

اس پر تنبیہ ہم نے اس لئے کی ہے کہ اکثر لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور قرآن میں جس کا ذکر ہے وہ جس کا وزیر ارطاطالیس تھا تو اس کے سبب سے بہت بڑی غلطی اور بڑے فساد کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ پہلا تو ایک نیک اور صالح بندہ اور عادل بادشاہ تھا ، اور دوسرا مشرک اور اس کا وزیر فلسفی تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان دوہزار سال سے بھی زیادہ کا وقفہ ہے تو کہاں وہ اور یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے اور نہ ہی آپس میں ان دونوں کی کوئی مشابہت ہے مگر وہ شخص جو کہ کند ذہن ہو اور اسے حقائق کا علم نہ ہو اس کے ہاں ان دونوں کے ہاں کوئی فرق نہیں ۔) ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی ۔

چہارم :

عیسائیوں کی کتاب مقدس میں دوسرے اسکندر کی متعلق مکمل معلومات نہیں ہیں تو پہلے اسکندر کی کہاں ؟

اور اس میں بھی انتہائی اور آخری چیز ان کے ہاں دانیال کی خواب ہی ہے جس میں ان نے یہ خیال اور گمان ہے کہ اس خواب کے اندر اس اسکندر کی بادشاہی اور اس کے بعد اس کی مملکت منقسم ہونے کی طرف اشارہ ہے ۔

پنجم :

یہ کہ اگر فرض کرلیا جائے کہ ان کی کتاب اور قرآن مجید میں کسی شخصیت یا پھر کسی حادثے کے متعلق اختلاف ہے تو اس میں تعجب اور اجنبیت والی کون سی چیز ہے ؟

اور یہ اختلافات کتنے ہی زیادہ ہیں اور پھر خاص کر انبیاء کے قصوں میں مثلا ابراہیم اور نوح اور موسی اور لوط اور داود اور عیسی علیہم السلام ۔

تو عیسائیوں کے پاس ان کتابوں کی ایک بھی متصل سند نہیں جن پر انکا ایمان ہے اور نہ ہی وہ ان کے حالات سے واقف اور انہیں ان کی معرفت ہے جنہوں نے انکا ترجمہ کیا ہے اور پھر اس میں دسیوں ایسے مسائل ہیں جو کہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور آپس میں ان کا تناقض ہے. جس سے اس دعوی کی نفی ہوتی ہے کہ یہ روح القدس کے الہام کے ساتھ لکھی گئ ہیں اور ان میں کوئ غلطی نہیں ، اور آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کا عیسی علیہ السلام کے نسب میں بھی اختلاف ہے ۔

تو ان تحریف شدہ کتابوں میں جو کچھ ہے اس کا حکم قرآن مجید پر کیسے لگایا جا سکتا ہے جو کہ اللہ تعالی کی حفاظت سے محفوظ ہے ؟

واللہ اعلم .